اسلام کا نظام عفت و عصمت

(۱)

(مولانا محمد ظفیر الدین صاحب پورہ نوڈیہادی استاذ دار العلوم معینیہ سیاسنج)

انسان مجموعۂ اضداد ہے، خیر و شر، محبت و عداوت، اور ملکیت و شیطنت دونوں پہلو کا حامل ہے، انسان کی صلاحیت کا یہ حال ہے کہ اسے خلیفۃ اللہ فی الارض کا شرف بھی حاصل ہوا، انبیاء و رسل کی شکل میں دنیا کی ہدایت بھی کی، اور انسان میں وہ ناپاک جذبہ بھی ہے، جس نے ہامان و شداد اور فرعون و نمرود کی صورت میں دنیا کو تعفن سے بھر بھی دیا۔

مگر رب العالمین کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے اس کی راہ نمائی سے ذرہ بھر غفلت نہ ہونے دی، ہر زمانہ میں ایک نہ ایک ایسا سامان پیدا کیا جس سے کائنات انسانی کی اصلاح کا کام انجام پاتا رہے، پھر اس نے عقل و فہم کی دولت دی، طیب و خبیث میں امتیاز کا شعور عطا کیا، سمع و بصر کی نعمت بخشی، نور و ظلمت کا علم وافر مرحمت فرمایا، اور کفر و اسلام کے انجام سے آگاہ کیا۔

تکمیل دین کے ساتھ شعبہ ہائے حیات کی تکمیل | اللہ تعالیٰ نے اپنے دین اسلام کی تکمیل کا جب اعلان کیا، تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی بنا کر مبعوث فرمایا اور پھر آپ کی وساطت سے کائنات انسانی کو قرآن جیسا لازوال نسخہ عطا کیا، اور انسانی زندگی کے ہر شعبہ حیات کے لئے ایک مکمل نظام پیش کیا، انسان کا کوئی شعبہ حیات ایسا نہیں ہے جس کا کامل و مکمل نظام اسلام کی تعلیمات میں موجود نہ ہو۔

نظام نسل انسانی | کائنات انسانی کی بقا اور اس کے تحفظ کے لئے رب العزت نے توالد و تناسل کا سلسلہ جاری کیا۔ مرد اور عورت کے نام سے دو جنس پیدا کی دونوں میں قوت شہوانی ودیعت کی، ان کے دل میں محبت کی وہ کشش اور جاذبیت رکھی کہ ہر ایک دوسرے کی طرف کھنچتا ہے اور ہر ایک دوسرے کو اپنی تسکین کا ذریعہ سمجھنے پر مجبور ہے اور یہ واقعہ ہے کہ ہر ایک کی زندگی دوسرے کے بغیر نامکمل اور ادھوری ہے

بس واقعہ تو یہی ہے کہ شیعے تو یہ سارے اختلافات سیاسی ہی اختلافات اور کچھ مختلف نظریات رکھنے والی سیاسی پارٹیاں ہی تھیں لیکن زمانہ اور ماحول کے خاص حالات نے ان اختلافات میں مذہب کا رنگ اس لئے بھر دیا کہ ہر ایک اپنے نظریہ کی تائید میں عقلی و تجربی دلائل کے ساتھ ساتھ کچھ نہ کچھ شرعی شہادتوں کے پیش کرنے کا بھی اپنے زمانہ کے مذاق کے مطابق عادی تھا۔[۱]

---

[۱] سیاسی نظریات کے ان اختلافات میں ایک اختلاف اس میں بھی تھا کہ حکومت کی کج رویوں اور غلط کاریوں پر تنقید کا حق عوام کو حاصل ہے یا نہیں ابن حزم نے لکھا ہے کہ "المہدی المنتظر" بارہویں امام کے خروج کے انتظار کرنے والوں نے تو طے کر دیا تھا کہ جب تک امام کا ظہور و خروج نہ ہو کسی قسم کی حکومت ہو اور جا ہے جو کچھ بھی کر رہی ہو خاموشی سے کام لینا چاہئے اور نظریہ تقیہ کی پناہ میں جب جیسی تب تیسی کے مطابق زمانہ با تو نہ سازد تو با زمانہ بساز پر عمل پیرا رہنا چاہئے بعض لوگ صرف دل سے نفرت یا زیادہ سے زیادہ موقعہ دیکھ کر زبان اور قلم تک تنقید کے حق کو جائز قرار دیتے تھے لکھا ہے کہ عام محدثین کا خیال یہی تھا لیکن عام علمائے اسلام تلوار تک اٹھا لینے کے قائل تھے جب معاملہ حد سے گذر رہا ہو تفصیلات کے لئے مسلمانوں کے سیاسی خیالات پر بحث کرنے والی کتابوں کا مطالعہ کرنا چاہئے ۱۲

ندوۃ المصنفین کی جدید شاندار کتاب

"عرب اور اسلام"

"عرب اور اسلام" پروفیسر فلپ کے حتی کی شہرۂ آفاق انگریزی کتاب HISTORY of THE ARABS کے خلاصے A SHORT HISTORY THE ARABS کا نہایت کامیاب اور شاندار ترجمہ ہے۔

اس جامع خلاصے میں پروفیسر حتی نے خاص طور پر ایسے اجزا شامل کئے ہیں جن کے ذریعہ مغرب کو اسلام کے پیغام اور اس کی خدمات سے اور انسانیت پر اس کے احسانات سے روشناس کرایا جا سکتا تھا۔ پروفیسر مذکور نے فی الحقیقت تاریخ نویسی اور حقیقت نگاری کا حق ادا کر دیا ہے۔ کتاب کے مترجم پروفیسر ...الدین صاحب رفعت ایم اے ہیں جو اس وقت نوجوان پروفیسروں میں صف اول کے مترجم سمجھے جاتے ہیں صفحات ۲۵۰ قیمت ۔ مجلد للعہ

اسلام کا نظام عفت وعصمت

از

(مولانا محمد ظفیر الدین صاحب پورہ نوڈیہاوی استاذ دار العلوم معینیہ سیاسیہ)

انسان مجموعۂ اضداد ہے، خیر وشر، محبت وعداوت، اور ملکیت وشیطنت دونوں پہلو کا حامل ہے، انسان کی صلاحیت کا یہ حال ہے کہ اسے خلیفۃ اللہ فی الارض کا شرف بھی حاصل ہوا، انبیاء و رسل کی شکل میں دنیا کی ہدایت بھی کی، اور انسان میں وہ ناپاک جذبہ بھی ہے، جس نے ہامان وشداد اور فرعون ونمرود کی صورت میں دنیا کو تعفن سے بھر بھی دیا۔

مگر رب العالمین کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے اس کی راہ نمائی سے ذرہ بھر غفلت نہ ہونے دی، ہر زمانہ میں ایک نہ ایک ایسا سامان پیدا کیا جس سے کائنات انسانی کی اصلاح کا کام انجام پاتا رہے، پھر اس نے عقل وفہم کی دولت دی، طیب وخبیث میں امتیاز کا شعور عطا کیا، سمع وبصر کی نعمت بخشی، نور وظلمت کا علم وافر مرحمت فرمایا، اور کفر واسلام کے انجام سے آگاہ کیا۔

تکمیل دین کے ساتھ شعبہائے حیات کی تکمیل اللہ تعالیٰ نے اپنے دین اسلام کی تکمیل کا جب اعلان کیا، تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی بناکر مبعوث فرمایا اور پھر آپ کی وساطت سے کائنات انسانی کو قرآن جیسا لازوال نسخہ عطا کیا، اور انسانی زندگی کے ہر شعبہ حیات کے لئے ایک مکمل نظام پیش کیا، انسان کا کوئی شعبہ حیات ایسا نہیں ہے جس کا کامل ومکمل نظام اسلام کی تعلیمات میں موجود نہ ہو۔

نظام نسل انسانی کائناتِ انسانی کی بقا اور اس کے تحفظ کے لئے رب العزت نے توالد وتناسل کا سلسلہ جاری کیا۔ مرد اور عورت کے نام سے دو جنس پیدا کی دونوں میں قوت شہوانی ودیعت کی، ان کے دل میں محبت کی وہ کشش اور جاذبیت رکھی کہ ہر ایک دوسرے کی طرف کھنچتا ہے اور ہر ایک دوسرے کو اپنی تسکین کا ذریعہ سمجھنے پر مجبور ہے اور یہ واقعہ ہے کہ ہر ایک کی زندگی دوسرے کے بغیر نامکمل اور ادھوری ہے

نظام عفت کی ضرورت یہی وجہ ہے کہ مرد، کامل مرد رہتے ہوئے، عورت سے بے نیاز نہیں ہو سکتا ہے اسی طرح عورت، عورت رہتے ہوتے مرد کے بغیر مطمئن زندگی نہیں گذار سکتی ہے، مگر انسان جلد باز اور عجلت پسند واقع ہوا ہے اس نے اس شعبہ میں بھی افراط و تفریط پیدا کر دی، اپنے شہوانی جذبات کی خاطر بہت ساری سرحدوں کو توڑ ڈالا اور انسان نے انسانیت کی مٹی تک پلید کر دی اس لئے اسلام جب آیا تو اس نے اس شعبۂ حیات میں اعتدال کی راہ بتائی اور اس کے لئے ایک مستقل نظام برپا کیا، اور حضرت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شعبہ کے قوانین کو مرتب فرمایا اور عالم انسانی کے سامنے پیش کیا،

انسان کا ظلم و ستم رشتۂ ازدواج کا جو مقصد تھا، انسان اسے بھول چکا تھا، نہ سکون قلب باقی رہا کہ زن و شو مل کر ایک حقیقت بن جائیں، نہ محبت و رافت کا نام رہا، جس سے دو خاندانوں اور دو جانوں میں یگانگت اور تعاون کا جذبہ پروان چڑھتا ہے، اور نہ کوئی اور نیک اثر اس رشتہ کا کارفرما نظر آیا، حد یہ ہے کہ عفت و عصمت جو بنیادی مقصد تھا وہ بھی برباد ہوتا دیکھنے میں آیا۔

عورت کی مظلومیت ہر جگہ صنف نازک (عورتیں) مردوں کے ہاتھوں ظلم و جور کا شکار ہونے لگیں مرد درندہ صفت بن کر ہر جنگل میں گھومنے لگا اور اس میں تقریباً سارے کے سارے انسان ملوث ہوتے نظر آئے تعلیم یافتہ اور غیر تعلیم یافتہ کا کوئی فرق باقی نہ رہا۔ چوپائے اور سامانوں کی طرح عورتیں بیچی خریدی جانے لگیں مرد عورت پر اپنے خواہشات نفسانی کے لئے جبر ڈالنے لگا حد یہ ہے کہ عورتوں کو بدکاری کا پیشہ اختیار کرنے پر مجبور کیا گیا یعنی خود اپنی ہوس تک نہ چھوڑا بلکہ اس کو روپیہ پیسہ کمانے کا ذریعہ بھی بنایا۔

عفت کی حفاظت اسلام آیا تو ابر کرم بن کر برسا اور اس نے اعتدال کی راہ عمل میں لا کر دنیا کو سبق دیا، عفت و عصمت کی قدر و منزلت کا درس دیا، اس راہ میں کوئی ادنیٰ جرم بھی انسان کا معاف نہ کیا۔ بدکاری اور ... سرچشمے تھے سب کو بند کیا، مرد و عورت کی خواہشات نفسانی کی تکمیل کا ایک ... الدوتناسل کو بند نہیں کیا بلکہ اس میں زیادتی پیدا کی، خواہشات کو مردہ نہیں کرایا ... بند ڈالا، یعنی جائز راہ سے دونوں کو لطف اندوز ہونے کا پورا اور خوشگوار موقع دیا جس نے اس جذبہ کو غلط طور پر برباد کرنا چاہا اسے روکا، اسلام نے شادی بیاہ کی تاکید کی، اس کی

ترغیب دی۔ اور اس کا جائز راستہ کھولا۔

ہدایت ربانی | چونکہ عورتوں کو مردوں نے انسانیت سے خارج کرنے کی سعی کی تھی، اس کو اپنے سے درجہ میں کم تر اور ذلت و حقارت سے دیکھنے لگا تھا، اس کی عزت و عصمت کی کوئی وقعت مردوں کے دماغ میں باقی نہ تھی، اس لئے رب العالمین نے اعلان کیا۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم	اے لوگو! اپنے رب سے ڈرتے رہو، جس نے تم
مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا	کو ایک جان سے پیدا کیا، اور اسی سے اس کا جوڑا
وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً (النساء)	پیدا کیا اور ان دونوں سے بہت مرد اور عورتیں پھیلائے

عورت کے متعلق اسلام کا اعلان | اس میں اس حقیقت کو جتایا کہ عورت جن کو مرد انسانیت سے خارج سمجھنے کی کوشش کر رہے ہیں ازسرتاپا غلط ہے، ایک ہی جان سے دونوں کی پیدائش ہے، اور پھر انہی سے عورت و مرد کی یہ بہتات ہے یہ کوئی الگ چیز نہیں ہے، مرد و عورت کا مخرج و منبع ایک ہی ہے، پھر ان دونوں میں تفاوت ذاتی کیوں کر ہو سکتا ہے بلکہ اس نسبت سے ہر ایک کو دوسرے کی قربت پر فخر کرنا چاہئے اور اپنے لئے باعث عزت سمجھنا چاہئے۔ دوسری جگہ ارشاد فرمایا۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ	اے آدمیو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت
وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ	سے بنایا اور تمہاری ذاتوں اور قبیلوں کو رکھا تاکہ
أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ (الحجرات - ۲)	تمہارے آپس کی پہچان ہو اور اللہ کے نزدیک باعزت

تم میں وہی ہے جو بڑا با ادب ہے۔

عورت کا مرتبہ | کوئی مرد ایسا ہے جس کی پیدائش میں عورت کی شرکت نہ ہو، صرف مرد سے پیدا ہوا ہو ایسی بات جب یقینی طور پر نہیں تو پھر مرد کو کیا حق ہے کہ مرد کو باعزت اور عورت کو حقیر و ذلیل سمجھے جس طرح مرد کے نطفہ کو عورت کے وجود میں دخل ہے اسی طرح مرد کے وجود میں عورت کے نطفہ کا بھی حصہ ہے بلکہ عورت کا اور بھی بڑا حصہ ہے کہ اس نے اپنے شکم میں رکھا، اسی میں صورت و شکل پائی جان اور روح آئی، اور اسی عورت نے سن شعور تک محبت سے تربیت و خدمت کی، با ایں ہمہ عورت کیسے حقیر و ذلیل ہو گئی؟ اور مرد سے

اس کا رتبہ کیسے کم ہوا؟

یہ اور اس طرح کی دوسری آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے انسان کو بتایا، کہ عورت باعث حقارت ہرگز نہیں، ذاتی شرف و کرامت میں مرد سے کم نہیں، لہذا عورتوں کو جانور کی طرح ناجائز استعمال کرنا اور ان کی عصمت فروشی سے روپیہ کمانا بہت بڑا جرم ہے اور انسان کی خام عقلی ہے

جنسی خواہشات کی تکمیل کا راستہ | اس مسئلہ کو اللہ تعالیٰ نے سمجھا کر انسان کو حکم دیا کہ مرد و عورت جس کی شادی کی ضرورت ہو ضرور شادی کریں، کہ عفت و عصمت کی حفاظت کا سب سے بڑا ذریعہ اور ان کی جنسی خواہشات کے لئے رب العزت نے ایک جائز ضابطہ بنا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

وَأَنكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ اور اپنے بے بیاہوں کا نکاح کر دو اور ان کا جو لائق
وَإِمَائِكُمْ (نور-۴) ہوں تمہارے غلام اور لونڈیاں۔

ایامیٰ، ایم کی جمع ہے اس کا استعمال مرد و عورت دونوں کے لئے ہے۔ جس مرد کو بیوی نہ ہو اس کو بھی ایم کہتے ہیں اور جس عورت کو شوہر نہ ہو اس کو بھی ایم کہتے ہیں پھر چاہے سرے سے ابھی شادی نہ ہوئی ہو یا شادی ہوئی تھی مگر شوہر یا بیوی کا انتقال ہو گیا، رجل ایم بھی کہا جاتا اور امرأۃ ایم بھی۔[1]

مولانا تھانویؒ اپنے تفسیری ترجمہ میں لکھتے ہیں۔

"یعنی احرار میں جو بے نکاح ہوں، خواہ مرد خواہ عورت اور خواہ ابھی نکاح ہی نہ ہوا ہو یا وفات وطلاق سے اب تجرد ہو گیا ہو تم ان کا نکاح کر دو اور اسی طرح تمہارے غلام اور لونڈیوں میں جو اس نکاح کے لائق ہو یعنی حقوق زوجیت کو ادا کر سکے، اس کا بھی نکاح کر دیا کرو، اور محض اپنی مصلحت کے خیال سے باوجود غلام، لونڈیوں کو ضرورت ہونے کے ان کی اس مصلحت کو فوت مت کیا کرو۔"[2]

نکاح کی تاکید | معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے رشتہ ازدواج کے قیام کی تاکید فرمائی ہے اور جس طرح کا بھی مرد و عورت ہو، کر دینے کا حکم دیا بلکہ اسی آیت کے اگلے حصہ میں اس طرف بھی اشارہ فرمایا ہے کہ کسی راس سے بچنے کی کوشش نہ کرو، جس پر آگے بحث ہوگی، اس آیت سے یہ تو

---

[1] ابن کثیر ص۲۸۴ [2] بیان القرآن ج۲ ص۱۸

کھل کر معلوم ہوا کہ جو مرد یا عورت شادی کے لائق ہوں ان کی شادی کردی جائے،

بعض علماء اس طرف گئے ہیں کہ شادی کرنا واجب ہے اور اکثر حدیث سے اس کی تائید بھی ہوتی ہے فقہاء کرام نے لکھا ہے کہ ایسے اشتیاق وشہوت کے وقت کہ غالب ظن زنا میں پڑنے کا ہو تو واجب ہے اور حالت اعتدال میں سنت موکدہ ہے، جور وظلم کا خوف ہو تو مکروہ ہے اور اس کا یقین ہو تو حرام ہے اور محض شہوت پوری کرنی ہو یا اس کے لوازمات سے عاجزی کا موہوم خوف ہو تو مباح ہے[1]۔

نکاح میں عفت کا تحفظ | حدیثوں میں بڑا ذخیرہ ہے جن میں شادی کی تاکید و ترغیب پائی جاتی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے

یا معشر الشباب من استطاع منکم الباءۃ فلیتزوج فانہ اغض للبصر واحصن للفرج (مشکوٰۃ کتاب النکاح)	اے نوجوانوں کی جماعت! تم میں سے جو اسباب جماع کی قدرت رکھتا ہو اس کو چاہیئے کہ نکاح کرلے اس لئے کہ یہ نگاہ کو محفوظ رکھتا ہے اور شہوت کی جگہ کو بہت بچاتا ہے۔

اس حدیث میں شادی کا فائدہ بھی بیان کردیا گیا ہے کہ اس سے عفت وعصمت پیدا ہوگی۔ نگاہیں اور شرمگاہیں محفوظ رہ سکیں گی دوسری حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا

تزوجوا الولود وتناسلوا فانی مباہ بکم الامم یوم القیامۃ ابن کثیر ج۳ ص۲۶۳	تم بہت جننے والی عورت سے شادی کرو اور نسل بڑھاؤ اس لئے کہ میں قیامت کے دن تم پر فخر کروں گا۔

مشکوٰۃ میں یہ حدیث ان لفظوں کے ساتھ آئی ہے

تزوجوا الودود الولود فانی مکاثر بکم الامم (کتاب النکاح)	اس عورت سے نکاح کرو جو شوہر سے بہت محبت کرنے والی ہو اور خوب جننے والی ہو اس لئے کہ میں تمہاری کثرت پر دوسری امتوں پر فخر کروں گا

اس حدیث میں اس بات کا بھی اشارہ پایا جاتا ہے کہ شادی کے منشا میں توالد وتناسل بھی

[1] عمدۃ الرعایہ حاشیہ شرح وقایہ ص۲ ج۲

داخل ہے اور آنحضرت صلعم کو اپنی امت کی کثرت سے خوشی ہوتی ہے مگر ساتھ ہی یہ بھی مقصود ہے کہ انسان عفت وعصمت کو محفوظ رکھ سکے اور پاک وصاف یہاں سے رخصت ہو، ارشاد نبوی ہے

من اراد ان یلقی اللہ طاھرا مطھرا فلیتزوج الحرائر (مشکوٰۃ کتاب النکاح)

جو شخص اللہ تعالیٰ سے پاک وصاف ملنا چاہے اس کو چاہیے کہ شریف عورتوں سے شادی کرے

اس میں شادی کا مقصد عصمت وعفت بتایا گیا بلکہ یہ بھی کہا گیا کہ وہی انسان عموماً پاکیزگی کی زندگی گذار سکتا ہے جو شادی کرکے اپنی شہوت جائز طور پر پوری کرے اور عام طور پر دیکھا بھی گیا ہے کہ جن کی شادی نہیں ہوتی اور جو جائز طور پر اپنی خواہش پوری نہیں کرتا ہے وہ گناہ میں مبتلا ہو جاتا ہے اور یہ گناہ ایسے وقت میں غیر ارادی طور پر ہو جاتا ہے، باقی شادی شدہ اگر یہ چاہے کہ اس گناہ سے اپنے کو محفوظ رکھے، تو آسانی سے رکھ سکتا ہے، بخلاف غیر شادی شدہ کے، کہ وہ بسا اوقات مجبور ہو جاتا ہے، ایک حدیث میں نکاح کو نصف دین سے تعبیر کیا گیا ہے، ارشاد نبوی ہے۔

اذا تزوج العبد فقد استکمل نصف الدین (مشکوٰۃ کتاب النکاح)

بندہ نے جب شادی کرلی تو اس نے نصف دین کی تکمیل کا سامان کرلیا۔

ایک حدیث میں ہے کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ سے فرمایا غیر شادی شدہ کا کفو مل جائے تو اس کی شادی میں دیر نہ کرو یہ اور اس طرح کی بیسیوں حدیثیں ہیں۔ جو صراحتاً شادی کی ترغیب دیتی ہیں۔

ان حدیثوں کو سامنے رکھ کر فیصلہ کیا جاسکتا ہے کہ اسلام نے شادی کی کتنی تاکید فرمائی ہے اور اس نیک رشتہ پر کس قدر ابھارا ہے نیز اس رشتہ ازدواج کو کتنی اہمیت دی گئی ہے سوچیے آخر ان سب ہے؟ یہی تو ہے کہ انسان کے اندر جو قدرت نے شہوت کی غیر معمولی طاقت رکھی ہے، اس کو بیجا استعمال کی جائے اور اس طرح عفت وعصمت جو بڑی دولت ہے بربادی سے محفوظ رہے

تنقید پر زدید | چنانچہ جس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ معلوم ہوا کہ وہ جائز شادی سے پرہیز کا ارادہ رکھتا ہے، اس کو سمجھایا، ترغیب وترہیب سے اس کو راہ راست پر لانے کی سعی کی، حدیث

میں حضرت عثمان بن مظعونؓ کا واقعہ مذکور ہے کہ انھوں نے عورتوں سے کنارہ کشی کر لی اور خصی ہو جانے کا ارادہ ظاہر کیا، کہ شہوت کی زحمت سے نجات پا جائیں اور فارغ البالی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں دن رات مشغول رہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا تو آپ نے ان کے اس جذبہ کی تردید فرمائی اور بالآخر حضرت عثمان بن مظعونؓ کو اس ارادہ سے باز آنا پڑا۔[۱]

نکاح سے اجتناب پر آنحضرت صلعم کی خفگی ایک حدیث میں ہے کہ تین شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر پر آئے، اور آپ کی ازواج مطہرات سے آپ کی عبادت کے متعلق پوچھا، چنانچہ ان سے آپ کی عبادت کی کیفیت بیان کی گئی، سن کر انھوں نے جو رائے ظاہر کی اس سے معلوم ہو رہا تھا کہ شاید وہ آپ کی اس عبادت کو کم سمجھ رہے ہیں چنانچہ انھوں نے کہا بھی کہ کہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، جن کے سارے گناہ رب العزت نے معاف کر دیئے اور کہاں ہم سراپا گنہگار، ایک نے کہا کہ میں رات بھر نماز پڑھوں گا، دوسرے نے کہا میں دن کو ہمیشہ روزہ رکھا کروں گا، افطار کی کبھی نوبت نہیں آئے گی، تیسرے نے کہا میں عورتوں سے علیحدہ رہوں گا اور مجھے شادی سے ہمیشہ پرہیز رہے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ملی تو آپ ان کے یہاں آئے اور فرمایا کہ تم ایسا ایسا بیان کر رہے تھے، سنو خدا کی قسم میں تم میں سب سے زیادہ اللہ سے ڈرتا ہوں اور تم سب سے بڑھ کر متقی ہوں لیکن بایں ہمہ روزہ بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں۔ نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں، شادی بھی کرتا ہوں اور عورتوں کے پاس جاتا بھی ہوں، پس جو میرے طریقہ سے اعراض کرے گا وہ مجھ سے نہیں ہے۔[۲]

اس حدیث کے اخیر حصہ سے مجھے ثابت کرنا ہے، کہ آنحضرت صلعم نے ان لوگوں کو تنبیہ کی جنھوں نے فخریہ کہا تھا کہ عورتوں سے علیحدہ رہوں گا اور شادی سے پرہیز کروں گا، رحمت عالم صلعم نے اپنا عمل پیش فرما کر ان کے خیال کی تردید کی اور اخیر میں فرمایا۔

فمن رغب عن سنتی فلیس منی متفق علیہ مرے طریقہ سے جو اعراض کرے گا وہ مجھ سے نہیں ہے۔ (مشکوٰۃ ص۲۷)

---

[۱] مشکوٰۃ کتاب النکاح [۲] مشکوٰۃ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ عن البخاری والمسلم

دنیا کی بہترین متاع کیسے تردید نہ فرماتے کہ ایک ایسی چیز جو انسان کو ودیعت کی گئی ہے اس کا یہ غلط مصرف تھا اور آئندہ کے لئے خطرہ فراہم ہو رہا تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے۔

الدنیا کلھا متاع وخیر متاع الدنیا المرأۃ الصالحۃ (مشکوٰۃ کتاب النکاح المسلم)

پوری دنیا متاع ہے اور بہترین متاع نیک عورت ہے۔

نیک عورت بہترین متاع کیوں ہے؟ سوچا جائے تو آسانی سے بات سمجھ میں آسکتی ہے یہ وہ چیز ہے جو انسان کو بہت سے خطرات وخطیئات وسیئات سے محفوظ رکھتی ہے، طبیعت کو اس سے تسکین حاصل ہوتی ہے اور اسی کی تسکین کے بعد آدمی یکجہتی سے کوئی نیک کام انجام دے سکتا ہے پس دین و دنیا دونوں کے لئے مفید ہے

اللہ تعالیٰ کی ترغیب اوپر کی حدیثوں کو غور سے پڑھا ہوگا تو معلوم ہوا ہوگا کہ اسلام انسان کو اور خصوصیت سے اپنے پیرو کو جائز طور پر شادی کی بے حد ترغیب دیتا ہے بلکہ اسے اگر شہوت رکھتا ہے تو شادی کے لئے مجبور کرتا ہے چاہے مرد ہو چاہے عورت، دونوں پر برابر کی ذمہ داری ہے کہ وہ رشتۂ ازدواج کو فرصت پیدا ہوتے ہی قایم کرے، حد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی برداشت نہیں کیا کہ لوگ فقر وفاقہ کو بہانہ بنا کر اس سے کترا جائیں، بلکہ جہاں شادی کا حکم دیا ہے وہاں ساتھ ہی یہ بھی فرمایا ہے۔

إِنْ يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ (نور - ۴)

اگر وہ مفلس ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضل سے غنی کر دے گا۔ اور اللہ کشائش والا ہے اور سب کچھ جانتا ہے۔

فقر کا حیلہ اور اس کا جواب اس آیت میں انسانی پیچ وخم کا علاج ہے کہ یہ خطرات جو آئے دن دماغ میں پیدا ہوتے ہیں کیسے کریں افلاس اور غربت نے گھر میں ڈیرہ ڈال رکھا ہے، بیوی اور پھر بال بچوں کا نظم ہوگا؟ اللہ تعالیٰ نے اس فریب نفس کا جواب دیا ہے کہ اس کی ذمہ داری مجھ پر ہے۔ کہیں سے لاکر تم کو روزی کھلایا کروں گا، تمہارے خیال میں ذرائع رزق محدود ہیں مگر اللہ تو بڑی وسعت والا ہے وہ اس طرح رزق کا سامان کیا کرتا ہے جس کا بندوں کو خیال وگمان تک نہیں ہوتا

وَیَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ (قرآن)

گویا ظاہری فقر کو ہرگز حیلہ بنانا نہیں چاہئے بلکہ اگر صحت و تندرستی ہے تو شادی کرلینی چاہئے بیوی اور پھر بال بچوں کے نان ونفقہ کا سامان من جانب اللہ ہوگا، ممکن ہے بیوی کی شرکت سے خیر و برکت بڑھ جائے، بیوی کا خاندان امداد کرے یا کوئی جائز ذریعہ معاش پیدا کردے خود شادی کرنے والے میں شادی کے بعد مستعدی اور ذمہ داری کا احساس پیدا ہوجاتا ہے، کبھی خود بیوی ہاتھ بٹاتی ہے اور کبھی اس طرح کا کوئی دوسرا سامان فراہم ہوجاتا ہے۔ مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اس ٹکڑہ کے تفسیری ترجمہ میں فرماتے ہیں

"اور احرار کے نکاح میں اس اپنے عزیز یا عزیزہ کے شوہر یعنی پیغام دینے والے کے فقر و افلاس بالفعل کو جبکہ بالقوہ اس میں مادہ اکتساب و خدمت عیال کا ہوتا ہے مت سمجھا کرو، کیونکہ اگر وہ لوگ مفلس ہوں گے تو خدا تعالیٰ اگر چاہے گا ان کو اپنے فضل سے غنی کردے گا، پس نہ عدم غنا کو مانع نکاح سمجھیں اور نہ نکاح کو مانع غنا، اس کا دار و مدار مشیت پر ہے، اگر فقر کے ساتھ مشیت متعلق ہوجاوے تو باوجود نکاح نہ ہونے کے بھی ہوجاوے گا؛ اور اگر غنا کے ساتھ مشیت متعلق ہوجاوے تو باوجود نکاح ہونے کے بھی ہوگا، پس ایسے ارتباطات وہمیہ باطلہ پر کیوں نظر کی جائے اور اللہ تعالیٰ وسعت والا ہے جس کو چاہے غنی کردے اور سب کا حال خوب جاننے والا ہے جس کو غنا کا اہل دیکھے غنی کردے جس کو فقر کا اہل جانے فقیر کردے"۔

نکاح کے سلسلہ میں شبہات کا جواب

اس تفسیری ترجمہ سے انسان کے ان سارے شکوک کے جواب مل جاتے ہیں، جو انسانی عقل میں پیدا ہوسکتے ہیں باوجود اختصار اس میں ہر پہلو کا لحاظ رکھا گیا ہے نکاح کے بعد بھی اگر کسی کا فقر قائم نظر آئے اس کا جواب بھی دیا گیا ہے کہ دراصل یہ مشیت سے متعلق ہے مگر چونکہ یہاں پہنچ کر انسان کو خصوصیت سے شبہات پیدا ہوتے ہیں اس لئے اس موقع پر خصوصیت کے ساتھ تذکرہ کیا گیا ہے قرآن نے ایک دوسری جگہ بھی اس طرف اشارہ فرمایا ہے۔

وَاِنْ خِفْتُمْ عَیْلَةً فَسَوْفَ یُغْنِیْكُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖٓ اِنْ شَآءَ (توبہ - ۴)	اور اگر تم فقر سے ڈرتے ہو، تو اللہ تعالیٰ آئندہ تم کو اگر اس نے چاہا اپنے فضل سے غنی کردے گا

اس آیت میں بھی غنا کو مشیت پر معلق کیا ہے لیکن ساتھ ہی بتا یا گیا ہے کہ موہوم فقر سے ڈر کر ضروری کام چھوڑنا نہیں چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ فقر کے بعد بھی غنا پیدا کر دیتا ہے، بہرحال ہمیں یہ ثابت کرنا ہے کہ رب العزت نے انسان کو شادی کرنے کی تاکید فرمائی ہے، فقر کو حیلہ بنا کر نکاح کے اقتباب سے روکا ہے اور اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے کہ وہ کوئی نہ کوئی سامان کر دے گا، اگر اس میں استعداد و صلاحیت ہے تو فوری فقر کا ڈر دل سے نکال دے، ہاں انسان کا فریضہ حصول رزق کے لئے جائز تدبیر ہے اور اس کے لئے جدوجہد کرنا، لَيْسَ لِلْإِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى

صحابہؓ کا تاثر | قرآن پاک کی اس آیت کو پڑھ کر حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نکاح کی رغبت دلاتا ہے، اور ہر ایک کو جو لائق ہو، شادی کا حکم دیتا ہے، اور غنا کا وعدہ فرماتا ہے، حضرت صدیق اکبرؓ فرماتے ہیں کہ نکاح کا جو حکم دیا گیا ہے اس پر عمل کرو اور اللہ تعالیٰ کی اس امر میں اطاعت کرو، جو کچھ اس نے اس سلسلہ میں تم سے وعدہ کیا ہے پورا کرے گا۔[1] حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ شادی کے ذریعہ غنا تلاش کرو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

التمسوا الغنى فى النكاح (ابن کثیر ص۲۸۶ ج۳) نکاح میں غنا تلاش کرو۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ثلثة حق على الله عونهم المكاتب الذى يريد الاداء والناكح الذى يريد العفاف والمجاهد فى سبيل الله (مشکوٰۃ کتاب النکاح)	جن کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ پر لازم ہے، ایک مکاتب جو ادا کا ارادہ رکھتا ہے دوسرا وہ نکاح کرنے والا جو زنا وغیرہ سے بچنے کا ارادہ کرتا ہے اور تیسرا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا۔

...کا حکم | آنحضرت صلعم سے ایک شخص نے فقر کا شکوہ کیا تو آپ نے اس کو نکاح کرنے کا ... کہ فوری فقر اور تنگ دستی کا خود رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بالکل خیال نہیں فرمایا ... مذکور ہیں کہ آپ نے فوری فقر میں صحابہ کرام کو شادی کا حکم دیا، کسی کو لوہے کی ایک انگوٹھی

---

[1] ابن کثیر ص۲۸۶ ج۳ [2] حاشیہ بیان القرآن ص۱۷ ج۸ عہ ان يكونوا فقراء يغنهم الله من فضله ۱۲

پر نکاح کا حکم دے دیا، کسی کی تعلیم قرآن پر شادی کرادی، جس کے پاس اس کے سوا کوئی دولت نہ تھی کوئی آیا اور صرف اس کے پاس ایک ازار تھا اس کو شادی کا حکم دیا کسی نے اپنی بیوی کو صرف جوتی دی اور آپ نے نکاح کی اجازت دے دی، حد یہ ہے کہ ایک لپ ستو اور کھجور پر شادی کی اجازت مرحمت فرمائی ان حدیثوں کو پیش کر کے کہنا ہے کہ عہد نبوی میں خود ذات بابرکت کے سامنے اس طرح کے واقعات پیش آئے جو بتاتے ہیں کہ تنگ دستی کے اس عالم میں شادی کی اور کرائی گئی اور اللہ تعالیٰ نے خیر و برکت دی اور رزق کا سامان فرمایا۔

غور کیجئے اسلام نے شادی کو کتنی اہمیت دی اور پیغمبر اسلام نے لوگوں کی شادی کیسی تنگ دستی میں کرائی، سوچا جائے تو یہی معلوم ہوگا کہ سارا اہتمام اس لئے عمل میں آیا کہ عفت و عصمت کی پاکیزہ زندگی میسر آئے اور اس طرح جائز طور پر بچے پیدا ہوں، جس سے پاکبازی پھیلے،

نکاح سے بالکل مجبوری کی حالت میں عفت ہاں انسان میں جب شادی کی صلاحیت نہ ہو، نہ بالفعل اور نہ بالقوہ، وہ دائمی طور پر مجبور ہو، یا اس کو بیوی نہ ملے تو ایسی حالت میں اسلام نے اجازت دی ہے، کہ شادی اس وقت تک نہ کرو جب تک استعداد و صلاحیت نہ آجائے یا بیوی نہ ملے، مگر اس حالت میں بھی اسے عفت کا حکم دیا گیا ہے، ارشاد ربانی ہے۔

وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ نِكَاحًا	ایسے لوگوں کو جن کو نکاح کی استعداد نہیں وہ ضبط
حَتَّىٰ يُغْنِيَهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ (نور-۴)	کریں تا آنکہ اللہ اپنے فضل سے ان کو غنی کردے

رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے مجبور محض آدمی کو حکم دیا ہے کہ روزہ رکھکر اپنی خواہشات کو توڑے، ایسا نہ ہو کہ شہوت کا غلبہ کہیں بدکاری پر آمادہ کردے

وَمَن لَّمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ	اور جو شخص اسباب جماع کی قدرت نہ رکھتا ہو،
لَهُ وِجَاءٌ (مشکوٰۃ کتاب النکاح)	اس پر روزہ لازم ہے کہ وہ شہوت کو توڑتا ہے

مختصر یہ ہے کہ اسلام نے رشتۂ ازدواج پر زور ڈالا ہے اور بالکل مجبوری کی حالت میں حکم دیا ہے

[1] ان کے لئے مشکوٰۃ باب الصداق دیکھئے

کہ ضبط نفس اور عفت سے کام لے، اور اس کی جو جائز صورت ہو عمل میں لائے،

نکاح کی حکمت و مصلحت | نکاح کا یہ تاکیدی حکم مصلحت و حکمت پر مبنی ہے، انسان کی سرشت میں شہوت رکھی گئی ہے کہ بلوغ کے بعد اس کی ایک غیر معمولی قوت کا وہ اپنے اندر احساس پاتا ہے، جو کبھی انسان کو مجبور کر ڈالتا ہے کہ وہ اپنی اس شہوت اور طبعی خواہش کو پوری کرے، اور شادی کرنے کے بعد بالغ مرد و عورت کو اپنی اس شہوت کی تکمیل کا مناسب موقع ملتا ہے، جس کو عربی میں جماع کہتے ہیں چنانچہ اس کے تین ضروری مقاصد بیان کئے گئے ہیں اول انسان جماع کے ذریعہ نسل انسانی کی حفاظت کرتا ہے، کیونکہ اس طرح تاقیامت یہ سلسلۂ انسانی قائم دائم رہے گا، دوسرے یہ کہ اس پانی کو اپنے جسم سے نکال ڈالے جس کا روک رکھنا اور رکا رہنا تمام بدن انسان کے لئے سخت مضر ہے اور تیسرے یہ کہ وہ اپنی طبعی خواہش کی آسودگی حاصل کرے اور لذت و سرور سے متمتع ہو، ماہرین ڈاکٹروں اور حکیموں کی رائے ہے کہ انسانی صحت کی حفاظت کے اسباب میں سے ایک بڑا سبب جماع بھی ہے[1]۔

منی کا رکنا مضر ہے | جالینوس کا قول ہے کہ جوہر منی پر آگ اور ہوا غالب ہے، اور اس کی طبیعت گرم و تر ہے اور فاضل منی کا حصہ جب بھی روک لیا جاتا ہے یا وہ رک جاتا ہے اور اسی طرح ایک عرصہ تک رکا رہتا ہے تو اس سے خراب قسم کی بیماریاں جنم لیتی ہیں، کبھی وسواس کی بیماری پیدا ہوتی ہے کبھی اس جوہر منی کو روکنے سے جنون کا مرض ہو جاتا ہے، کبھی مرگی کی بیماری پیدا ہوتی ہے، اس منی کو استعمال کرنے سے صحت پر خوشگوار اثر پڑتا ہے بہت ساری بیماریوں سے آدمی نجات پاتا ہے۔ ورنہ رکاوٹ سے ایک زہریلا مادہ تمام جسم میں دوڑ جاتا ہے جو صحت کے لئے مضر ہوتا ہے، اور اسی وجہ سے طبیعت انسانی زیادتی کے وقت اس کے باہر نکالنے پر مجبور ہوتی ہے[2]۔

منی کا خروج | اس جوہر منی کو جب نکالنا ضروری ہے تو پھر کیوں اسے جائز طور پر نکالا نہ جائے اور پھر اس سے کام نہ لیا جائے۔ اگر قدرت کے طریقہ کے خلاف طریقہ اختیار کرکے اسے نکالنے کی سعی کی جائے گی یہ ہونے کا اور مضر ہوگا، آدمی کا جسم اور اس کے اعضاء رئیسہ کمزور پڑ جائیں گے۔ اس کی صحت دائمی طور پر

[1] زاد المعاد ص۱۴۶ ج ۳ [2] ایضاً۔

خطرہ میں گھر جائے گی، اور اس کے سوا اسے دوسرے مشکلات میں پڑنا ہوگا۔

ترکِ جماع کے نقصانات | علامہ ابن القیمؒ نے بہت درست لکھا ہے کہ جماع ترک نہ کرے ورنہ جس طرح کنوئیں کا پانی جب نکالا نہیں جاتا ہے تو خراب ہو جاتا ہے اسی طرح اس کا بھی حال ہے۔ محمد بن زکریاؒ فرماتے ہیں ترک جماع سے اگر وہ کچھ عرصہ تک قائم رہے تو اعصاب کی قوتیں کمزور پڑ جاتی ہیں، اس کے سوت بند ہو جاتے ہیں، اور اس کی شرمگاہ سکڑ جاتی ہے ان کا ہی بیان ہے کہ میں نے ایک جماعت کو دیکھا کہ اس نے جماع چھوڑ دیا اور اس کے خشک کرنے کا ایک طریقہ اختیار کیا، اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان کے بدن ٹھنڈے پڑ گئے، ان کی تیزی میں سستی آ گئی، بلا سبب ان پر حزن و ملال چھا گیا، ان کی خواہشیں کم ہو گئیں، اور ان کا ہاضمہ خراب ہو گیا۔[1]

نگاہوں کا بہکنا | شاہ ولی اللہؒ فرماتے ہیں کہ منی کی پیداوار میں جب زیادتی ہوتی ہے تو اس کا بخار دماغ کی طرف چڑھتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ خوبصورت عورت کو دیکھنا اس کا محبوب مشغلہ معلوم ہونے لگتا ہے اور اس کی محبت اس کے دل میں جگہ بنانے لگتی ہے اور اس کا ایک حصہ شرمگاہ کی طرف نزول کرتا ہے، جس کی وجہ سے شدت کی شہوت پیدا ہوتی ہے اور جماع کی قوت ابھرتی ہے اور یہ عموماً نوجوانی کے دور میں ہوتا ہے اور بالآخر یہ چیز شادی نہ ہونے کی صورت میں زنا کے لئے ابھارتی ہے، اس کے اخلاق گندے ہونے شروع ہو جاتے ہیں اور اسے شہوت بڑے خطروں میں ڈال دیتی ہے۔[2]

رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔

یا معشر الشباب مَن استطاعَ منکُم الباءۃَ فلیتزوجْ فانہ اَغضُّ للبصرِ واَحصنُ للفرجِ (مشکوٰۃ عن البخاری ومسلم)	اے جوانوں کی جماعت! تم میں جو اسبابِ جماع کی طاقت رکھتا ہو، اس کو نکاح کر لینا چاہئے کیونکہ نکاح نگاہ کو بہت بچانے والا اور شہوت کی جگہ کو محفوظ رکھنے والا ہے۔

مقاصدِ نکاح | یعنی شادی کرنے سے تمہاری نگاہیں بہکنے سے بچ جائیں گی، اور حرام کاری سے تم خود بھی بچ سکو گے، اسلام نے شادی کے مقاصد میں عفت و عصمت کو بنیادی حیثیت دی ہے، قرآن نے جہاں محرمات

[1] زاد المعاد ج ۲ ص ۱۳۶ [2] حجۃ اللہ البالغہ ج ۲ ص ۱۲۲

کا بیان کیا، وہاں اس کو ختم کر کے کہا ہے۔

اُحِلَّ لَکُمْ مَا وَرَاءَ ذٰلِکُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِکُمْ مُّحْصِنِیْنَ غَیْرَ مُسَافِحِیْنَ (النساء۔۴) — ان کے سوا تم کو سب عورتیں حلال ہیں۔ بشرطیکہ ان کو اپنے مال کے بدلے طلب کرو، قید میں لانا ہو، مستی نکالنا نہ ہو۔

یعنی محرمات کے علاوہ جو عورتیں ہیں وہ چار شرطوں کے ساتھ حلال ہوتی ہیں، اول دونوں طرف سے ایجاب و قبول پایا جائے جس کی طرف "ان تبتغوا" سے اشارہ ہے دوسرے مال دیا جائے جس کو اصطلاح میں مہر کہتے ہیں جیسے "باموالکم" کا لفظ بتا رہا ہے۔ تیسرے یہ کہ عورت کو قبضہ میں لانا اور جائز طریقہ پر رکھنا مقصود ہو کہ عفت و عصمت کی طرفین کو دولت نصیب ہو محض مستی نکالنا اور شہوت پوری کرنا مقصود نہ ہو جیسا کہ زنا میں ہوتا ہے کہ شہوت پوری کی اور چلتے بنے، ماحصل یہ ہے کہ شادی اس مقصد سے کرو کہ اسے ہمیشہ رکھیں گے اور عورت ہمیشہ اس کے پاس رہے گی جب تک قاعدہ کے مطابق ایک دوسرے سے بالکل عاجز نہ ہو جائیں، متعہ کی شکل نہ ہو کہ چند دنوں یا مہینوں کے لئے رکھا اور پھر علیحدہ ہو گئے، جس پر "محصنین غیر مسافحین" کا جملہ دلالت کرتا ہے، چوتھے یہ کہ دوستی مخفی نہ ہو کہ عشق و محبت کی زنجیر میں جکڑے ہوں اور کسی کو علم نہ ہو بلکہ کم از کم دو مرد یا ایک مرد اور دو عورت اس معاملہ کے گواہ ہوں جیسا کہ دوسری آیت میں ہے "غیر متخذی اخدان"

عفت و عصمت | معلوم ہوا کہ نکاح کا مقصد عفت و عصمت ہے، صرف لطف اندوز ہونے کا ارادہ کافی نہیں ہے "محصنین غیر مسافحین" کا لفظ بتا رہا ہے کہ بغیر اس مہتم بالشان چیز کے جس کو عفت کہتے ہیں، نکاح نکاح

نکاح سے یہ چیز حاصل ہوتی ہے کہ حرام کاری سے وہ قلعہ اسے محفوظ کر لیتا ہے، یہ جس طرح

ت کا ذریعہ ہے، عورتوں کے نکاح کا بھی مقصد یہی ہے۔

ذْنِ اَھْلِھِنَّ وَاٰتُوْھُنَّ اُجُوْرَھُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ غَیْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ (النساء۔۴) — سو ان سے ان کے مالکوں کی اجازت سے نکاح کرو اور ان کو ان کا مہر دستور کے مطابق دو وہ قید میں آنے والیاں ہوں مستی نکالنے والیاں نہ ہوں اور